پیسوں کو کرایہ پر دینا

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2450

تاریخ اجراء: 28 رجب المرجب 1445ھ / 09 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

2 لاکھ رقم میرے پاس ہے، میرا ایک رشتہ دار کہتا ہے کہ مجھے یہ رقم دے دو اس کے بدلے میں ماہانہ مجھ سے 6200 روپے کرایہ کے طور پر لیتے رہو، میں یہ رقم سود سمجھ کر نہیں لوں گا، برائے مہربانی آپ مجھے اس کا فتوی عطا فرمادیں کہ یہ سود ہے یا نہیں تاکہ میں اپنے اس رشتہ دار کو مطمئن کر سکوں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پیسوں کو کرائے پر دینا جائز نہیں، کیونکہ کرائے پر اس چیز کو دیا جاسکتا ہے جسے بعینہ باقی رکھ کر اس سے نفع حاصل کیا جائے، اور پیسہ ایسی عددی چیز ہے، جسے بعینہ باقی رکھ کر اس سے نفع نہیں اٹھایا جاتا، لہذا پیسوں کو کرائے پر دینا درست نہیں، اور اگر کوئی کرائے کے نام پر پیسے دے دے تو وہ قرض ہی شمار ہو گا، اور اس پر نفع لینا کھلا سود نا جائز و حرام ہو گا، اور یہ رقم واپسی لیتے وقت بھی کسی قسم کی مشروط زیادتی، اضافی رقم وغیرہ لینا سود ہو گا، سودی قرض کی قرآن وحدیث میں کثرت کے ساتھ مذمت بیان کی گئی ہے، اور اسے بدترین کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سود کی مذمت میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(۲۷۸) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ لَا تُظْلَمُوْنَ(۲۷۹)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود اگر مسلمان ہو، پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا اور اگر تم توبہ کرو تو اپنا اصل مال لے لو نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ تمہیں نقصان ہو۔ (القرآن الکریم، پارہ 2، سورہ بقرہ، آیت 275)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: "اس آیت میں سود کی حرمت اور سود خواروں کی شامت کا بیان ہے سود کو حرام فرمانے میں بہت حکمتیں ہیں بعض ان میں سے یہ ہیں کہ سود میں جو زیادتی لی جاتی ہے وہ

معاوضہ مالیہ میں ایک مقدار مال کا بغیر بدل وعوض کے لینا ہے یہ صریح ناانصافی ہے دوم سود کا رواج تجارتوں کو خراب کرتا ہے کہ سود خوار کو بے محنت مال کا حاصل ہونا تجارت کی مشقتوں اور خطروں سے کہیں زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اور تجارتوں کی کمی انسانی معاشرت کو ضرر پہنچاتی ہے۔ سوم سود کے رواج سے باہمی مودت کے سلوک کو نقصان پہنچتا ہے کہ جب آدمی سود کا عادی ہو تو وہ کسی کو قرض حسن سے امداد پہنچانا گوارا نہیں کرتا چہارم سود سے انسان کی طبیعت میں درندوں سے زیادہ بے رحمی پیدا ہوتی ہے اور سود خوار اپنے مدیون کی تباہی وبربادی کا خواہش مند رہتا ہے اس کے علاوہ بھی سود میں اور بڑے بڑے نقصان ہیں اور شریعت کی ممانعت عین حکمت ہے مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود خوار اور اس کے کارپرداز اور سودی دستاویز کے کاتب اور اس کے گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا وہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، تحت سورہ بقرہ آیت 275، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحیح مسلم میں ہے: ”عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰکلَ الربا و موکلَہ و کاتبَہ و شاھدیہ۔“ یعنی: سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود لکھنے والے اور سود کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (الصحیح لمسلم، کتاب البیوع ،باب الربا، جلد 2، صفحہ 27، مطبوعہ کراچی)

امامِ اہلسنت سیدی اعلی حضرت رحمہ اللہ سودی قرض کے متعلق فتاوی رضویہ میں تحریر فرماتے ہیں: ”اگر قرض دینے میں یہ شرط ہوئی تو بے شک سود و حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے، ایسا قرض دینے والا ملعون، اور لینے والا بھی اسی کی مثل ملعون ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 278، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

امام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر المرغینانی رحمہ اللہ اجارے کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”الاجارۃ عقد یرد علی المنافع بعوض۔“ یعنی: کسی عوض کے ساتھ منافع پر وارد ہونے والے عقد کو اجارہ کہتے ہیں۔
(الھدایۃ، جلد 3، صفحہ 295، مطبوعہ لاہور)

عددی چیز عاریت کے نام سے دینا حقیقتاً قرض دینا ہوتا ہے، اس حوالے سے ہدایہ میں ہے: ”وعاریۃ الدراھم والدنانیر والمعدود قرض، لان الاعارۃ تملیک المنافع، ولا یمکن الانتفاع بھا الا باستھلاک عینھا، فاقتضی تملیک العین ضرورۃ، وذلک بالھبۃ او القرض، والقرض ادناھما فیثبت۔“ یعنی: دراہم و دنانیر اور عددی چیزوں کو عاریت پر دینا قرض ہے، اس لیے کہ عاریت پر کسی چیز کو دینا منافع کا مالک کرنا ہوتا ہے، اور دراہم و

دنانیر کو خرچ کیے بغیر ان سے انتفاع ممکن نہیں ہوتا، پس یہ ضروری طور پر تملیک عین کا تقاضہ کرتا ہے، اور تملیک عین ہبہ یا قرض کے ذریعہ ہوتا ہے، اور ہبہ و قرض میں سے قرض ادنی ہے، لہذا یہ ثابت ہو گا۔ (الھدایۃ، جلد3، صفحہ283، مطبوعہ لاہور)

جو چیز بعینہ خرچ کی جائے اس کو کرایہ پر دینے کے ناجائز ہونے کے بارے میں صدر الشریعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہے: "جو اجارہ استہلاک عین پر ہو کہ مستاجر عین شے لے لے وہ اجارہ ناجائز ہے۔" (بہارشریعت، جلد3، صفحہ153، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net